Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۳ شعبان ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۲ ظہور ۱۳۵۳ہش ۔ ۲۲ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۹۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں

ان معجزات کا زندہ ہونا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرتؐ ہی زندہ نبی ہیں

(۱) "جس قدر معجزات کُل نبیوں سے صادر ہوئے ان کے ساتھ ہی ان معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپؐ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپکی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے جس پر عمل کرنے والا یہ دعویٰ کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے حصہ دیا گیا ہے اور میں ایک آیت اللہ ہو گیا ہوں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات و آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور ان کا فیضِ نبوت قیامت تک جاری ہے۔"

(البلاغ المبین صفحہ ۲۲)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۱ ماہِ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت، اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور کامیابی و کامرانی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

دنیا کا کام امن پر موقوف ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۰ء میں امن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"اسلام چونکہ حق کے اظہار کے لئے آیا ہے جیسا کہ اس سورہ شریف سے ظاہر ہے۔ اس لئے جہاں دین کی بہت سی باتیں پہنچانی پڑتی ہیں وہاں ہم تم کو دنیا کے متعلق بھی ایک مختصر سی بات سناتے ہیں اور وہ بھی دراصل دین ہی کی بات ہے وہ یہ ہے کہ:۔

دنیا کا کام امن پر موقوف ہے اور اگر امن دنیا میں قائم نہ رہے تو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ جس قدر امن ہو گا اسی قدر اسلام ترقی کرے گا اس لئے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم امن کے ہمیشہ حامی رہے۔ ..... اس زندگی کے فرائض میں امن ہے۔ اگر امن نہ ہو تو کسی طرح کا کوئی کام دین و دنیا کا ہم عمدگی سے نہیں کر سکتے۔ اس واسطے میں تاکید کرتا ہوں کہ امن بڑھانے کی کوشش کرو۔ ..... حق پہنچانے کی نیت سے کہتا ہوں کہ تم امن پسند جماعت بنو تا تمہاری ترقی ہو اور تم چین سے زندگی بسر کرو۔

اس کا بدلہ مخلوق سے مت مانگو اللہ سے اس کا بدلہ مانگو اور یاد رکھو کہ بلا امن کوئی مذہب نہیں پھیلتا اور نہ پھول سکتا۔

دوسری بات جو سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ باہم محبت بڑھاؤ اور بغضوں کو دور کرو۔ اور یہ محبت بڑھ نہیں سکتی جب تک کسی قدر تم صبر سے کام نہ لو۔ اور یاد رکھو صبر والے کے ساتھ خدا خود آپ ہوتا ہے۔ اس واسطے صبر کنندہ کو کوئی ذلت و تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔" (خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳)

ضروری اعلان

تمام تعلیمی ادارہ جات کھل چکے ہیں اس لئے تمام احمدی بچوں کو چاہیئے کہ وہ باقاعدہ اپنی اپنی کلاسوں میں حاضر ہوں اور دلجمعی سے اپنی پڑھائی شروع کر دیں۔ (ناظر تعلیم)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت دفتر الفضل۔ دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ ربوہ
۲۳ر ظہور ۱۳۵۳ ہش

دعاؤں کے نتیجہ میں رونما ہونے والے تغیرات

دعا کی فلاسفی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے یہ ہے کہ ایک سعید بندے اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے جب ایسا بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور اس کی روح آستانۂ الوہیت پر سر رکھ دیتی ہے تو وہ خداداد قوتِ جذب کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور خدا تعالیٰ ایسے بندے کی دعا کو قبول کر کے اس کی مراد پوری ہونے کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔

ماموریں الٰہی اولیاء اور ان کی کمزور و بے بضاعت جماعتوں کا تمام تر انحصار دعاؤں کی قبولیت پر ہی ہوتا ہے۔ مشکلات و مصائب کے وقت میں جن سے ابتداء میں انہیں لازمی طور پر دوچار ہونا پڑتا ہے ان کی روحیں آستانۂ الوہیت پر ہر دم اور ہر آن سجدہ ریز رہتی ہیں۔ اس حالت میں وہ تائید و نصرت کے لئے اپنے رب کو پکارتے اور کمال عاجزی تذلل اور تضرع کے ساتھ اپنی التجائیں اُس کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جہاں خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت انہیں اپنی طرف کھینچ کر دعاؤں کی توفیق سے نوازتی ہے وہاں ان کے صدق کی کششیں خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہیں جس کے نتیجہ میں ان کی دعائیں جناب الٰہی میں مقبول ہو کر عالم سفلی اور علوی میں تغیر رونما کرنے کا موجب بنتی ہیں اور اس طرح مشکلات و مصائب کے دور ہونے اور امن کی کیفیت پیدا ہونے کے اسباب باذن الٰہی مہیا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور ترقی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں ہر مامور من اللہ اور اس کی جماعت کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہا اور وہ اپنے مخالفین کے ہاتھوں بہت کچھ دکھ اٹھانے کے بعد بالآخر دعاؤں کے ذریعہ ہی ان دکھوں اور مصیبتوں سے نجات پا کر اپنے مشن میں بالآخر کامیاب ہوتے رہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر مامور من اللہ اور اولیاء اللہ کو پیش آنے والے واقعات اور دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ان پر ہونے والے تفضلات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ومن علامات صدقه انه يؤذى فى اوّل امره ويسلّط عليه الاشرار ويسطوا الفجار مستهزئين مكذّبين ويقولون فيه اشياء ويسبّون مجترئين وهو يدرج على الارض درج الصوار ويمشى هونًا كالاخيار ولا يجزى السيئة بالسيئة ويدفع بالتى هى احسن وانسب لعباد الحضرة حتّى اذا تمّ ايّام الابتلاء وقُدّر عليه من جور السفهاء فينفخ فى روعه ان يقبل على الله كل الاقبال ويسئل نصرته بالتضرع والابتهال فتتحرك فى باطنه هذه الارادات فيخر ساجدًا لله فتستجاب الدعوات وتكون له النصرة والفتح فى آخر الامر وفى المآل ويخلق الله له اسبابًا من السماء باللطف والنوال ويفعل له افعالًا يتحير الخلق من تلك الافعال ويقلب الامر كل التقليب ويؤمنه من الخوف والاهتيال وكذالك جرت عادته باوليائه فانه يجعل اعدائهم غالبين فى اوّل الامر ثم يجعل العواقب لهم وقد كتب ان العاقبة للمتقين۔"

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۳ تا ۴ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

ترجمہ:۔ اس کے صدق کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنے شروع کام میں ہی دکھ دیا جاتا ہے اس پر شریر لوگ مسلط ہو جاتے ہیں۔ بدعمل لوگ اس پر استہزاء اور تکذیب کرتے ہوئے حملہ آور ہوتے ہیں اور اس کے حق میں بہت بری باتیں کرتے ہیں اور بڑی جسارت سے کام لیتے ہوئے اسے گالیاں دیتے ہیں۔ اور وہ اگائیوں کے گلّے کی مانند جو گھاس چرتا ہو زمین پر بڑی آہستگی سے چلتا اور نیکوں کی طرح بڑے سکون اور وقار سے پھرتا ہے۔ اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا اور ایسے طریق سے دفاع کرتا ہے جو زیادہ اچھا اور حضرت باری تعالیٰ کے بندوں کی شان کے شایاں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب ابتلاء کے دن ختم ہو جاتے ہیں اور بے وقوفوں کی طرف سے کیا جانے والا ظلم اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالتا ہے کہ خدا کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاؤ وہ تضرع اور ابتہال سے اللہ تعالیٰ کی نصرت طلب کرتا ہے۔ پس یہ ارادات اس کے باطن میں حرکت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر جاتا ہے اور اس کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور انجام کار نصرت اور فتح اسے نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی اور عنایت سے اس کے لئے آسمان سے بعض اسباب پیدا کرتا ہے اور اس کے لئے ایسے کام کرتا ہے کہ ان سے مخلوق حیران رہ جاتی ہے اور معاملہ بالکل پلٹ جاتا ہے اور اسے خوف اور دہشت سے امن میں کر دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاء کے ساتھ عادت چلی آئی ہے وہ شروع شروع میں ان کو ان کے دشمنوں کا مغلوب و مقہور بنا دیتا ہے لیکن انجام کار فتح و نصرت انہی کو نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ عاقبت متقیوں ہی کے لئے ہے۔

الغرض ماموریں الٰہی اولیاء اللہ اور ان کے ذریعہ قائم ہونے والی الٰہی جماعتوں کا تمام تر دارومدار دعاؤں پر ہوتا ہے ابتداء میں حالات ان کے موافق نہیں ہوتے ایک جہان ان کا مخالف ہوتا ہے جو ان کو ناکام کرنے کے منصوبے بنانے اور تدابیر بروئے کار لانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا بظاہر ناکامی کے آثار چاروں طرف ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں اور اسباب عادیہ کے تمام دروازے مقفل اور مسدود نظر آتے ہیں ان کی مضطربانہ دعائیں ہی ہوتی ہیں جو جناب الٰہی میں مقبول ہو کر عنایات الٰہی کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہیں خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور مخفی تصرفات کے تحت آسمان سے ایسے اسباب پیدا کرتا ہے کہ ہوا کا رُخ بدل جاتا ہے۔ دل یکدم منقلب ہو کر عدل و انصاف اور قبولِ حق کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے حالات پلٹ جاتے ہیں۔ یہ ایسی ابدی صداقت ہے کہ جو اس دنیا کے آغاز سے ہی ہر زمانہ میں آشکار ہوتی چلی آ رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی چلی جائے گی۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔

گیا دورِ زمانہ سر جھکائے

بلاؤں کے گھنے تاریک سائے — ہزاروں مرتبہ عالم پہ چھائے
چڑھی موجِ قضا دامن اٹھائے — اُٹھی برقِ بلا آنکھیں دکھائے
حوادث وہ کہ طوفاں مات کھائے — شدائد وہ کہ دھرتی تھرتھرائے
نگاہ و دل پہ وہ عالم بھی آئے — کہ دشمن ہو گئے اپنے پرائے
نشیمن یوں جلے گلچیں کے ہاتھوں — کہ خود صیاد نے آنسو بہائے
مگر اللہ کے بندوں نے جو تھے — درِ مولیٰ سے اپنی لو لگائے
ثبات و صبر کی راہِ وفا پر — رگِ ایماں کے وہ جوہر دکھائے

کہ باطل ہو گئی شمشیرِ باطل
گیا دورِ زمانہ سر جھکائے

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی بلند شان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا بلکہ وہ بعض افراد کو منتخب کر کے ان کی مدد میں لگا دیتا ہے۔ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ساتھی عطا کئے گئے وہ دوسرے انبیاء کے ساتھیوں سے ممتاز تھے۔ ان برگزیدہ لوگوں نے اپنا من تن دھن خدا تعالیٰ کی راہ میں لگا دیا۔ انہوں نے اپنے وطنوں کو خیرباد کہا۔ اپنے بیوی بچوں اور دوسرے خویش و اقارب کو چھوڑا اپنی خاندانی وجاہتوں کی پرواہ نہ کی اپنی عادات اور رسوم کو یک قلم ترک کر دیا اور محض خدا ہی کے ہو کر اس کے دین کی حفاظت و اشاعت میں لگ گئے انہوں نے جانی قربانی کے مطالبہ پر اپنی جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ پیش کر دیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سے ادنیٰ تکلیف حتیٰ کہ پاؤں میں کانٹا چبھنے کے تصور کو بھی قبول نہ کیا اور یہ کہتے ہوئے گردنیں کٹوا دیں کہ

فلست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان للہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ ان یشاء
یبارک علیٰ اوصال شلو ممزع

یعنی اسلام کی حالت میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے تو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں مرنے کے بعد کس پہلو پر گرتا ہوں اور یہ سب خدا تعالیٰ کی خاطر ہے وہ اگر چاہے تو میرے جسم کے کٹے ہوئے ٹکڑوں میں بھی برکت ڈال سکتا ہے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بھی ان لوگوں کی بڑی قدر تھی آپ فرماتے ہیں:۔

اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی چاہو پیروی کرو تم یقیناً ہدایت پا جاؤ گے۔

ان برگزیدہ اصحاب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلند مقام حاصل تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اپنی تحریرات اور ملفوظات میں صحابہ کی مجموعی شان کو بیان کیا ہے وہاں آپ نے الگ طور پر بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے محامد و محاسن جا بجا بیان کئے ہیں۔ ذیل میں قارئین الفضل کے لئے انہیں ایک حد تک یکجا طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

آپ کو سابق الی الایمان ہونیکی فضیلت حاصل تھی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سبقت الی الایمان کا فخر حاصل تھا یعنی آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ آپ مکہ سے باہر تھے واپس تشریف لائے تو کسی نے بتایا کہ آپ کے دوست نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے آپ نے فرمایا اگر یہ بات صحیح ہے تو وہ دعوے سچا ہے۔ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے اور اس بات کی تصدیق کر کے فرمایا۔ آپ گواہ رہیں میں آپ کا پہلا مصدق ہوں اور اس طرح اوّل المومنین کا فخر حاصل کر لیا۔ آپ نے دعوے نبوت پر کسی دلیل اور معجزہ کے دیکھنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ یہ کمال درجہ کا ایمان تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"لکھا ہے کہ جب آپ (حضرت ابوبکرؓ) تجارت سے واپس آ رہے تھے اور ابھی مکہ نہ پہنچے تھے کہ راستہ میں ہی ایک شخص ملا اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس نے کہا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے دوست نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ ابوبکرؓ نے وہیں کھڑے ہو کر کہا کہ اگر اس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو سچا ہے چنانچہ مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور کہا پہلے دریافت کیا کہ کیا آپ نے واقعی پیغمبری کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ اسی وقت مشرف باسلام ہو گئے"

(الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء)

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف سوداگری کے لئے گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ایک شخص آپ سے ملا۔ آپ نے اس سے مکہ کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ جیسا کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے تو راستہ میں اگر کوئی اہل وطن مل جائے تو اس سے اپنے وطن کے حالات دریافت کرتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمدؐ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے یہ سنتے ہی فرمایا کہ اگر اس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو بلاشک وہ سچا ہے اسی ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کو کس قدر حسن ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو مدعی کے حالات سے ناواقف ہو اور جہاں غیریت ہو اور مزید تسلی کی ضرورت ہو لیکن جس شخص کو حالات سے پوری واقفیت ہو اسے معجزہ کی ضرورت ہی کیا ہے الغرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ راستہ میں ہی آنحضرتؐ کا دعویٰ نبوت سن کر ایمان لے آئے۔ پھر جب مکہ میں پہنچے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ گواہ رہیں کہ میں آپ کا پہلا مصدق ہوں۔ آپ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے افعال سے اسے ثابت کر دکھایا اور مرتے دم تک اسے نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔"

(الحکم جلد ۱۲ ۱۹۰۸ء)

"لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ شام کی طرف گئے ہوئے تھے۔ واپس آتے راستہ میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کی خبر پہنچی۔ وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

آپ نے ایمان لانے سے قبل کسی معجزہ کا مطالبہ نہیں کیا

آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت ابوبکرؓ صدیق کو قبول اسلام کے لئے کسی اعجاز کی ضرورت نہ پڑی۔ اعجاز بینی کے خواہشمند وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو تعارف ذاتی نہیں ہوتا لیکن جس کو تعارف ذاتی ہو جاوے اسے اعجاز کی ضرورت اور خواہش ہوتی ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے معجزہ نہیں مانگا۔ کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے خوب واقف تھے اور خوب جانتے تھے کہ وہ راستباز اور امین ہے جھوٹا اور مفتری نہیں ہے جب کہ کسی انسان پر کبھی افترا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے کی کبھی جرأت نہیں کر سکتا۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء)

"ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ تھا جس کی فطرت میں سعادت کا تیل اور بتی پہلے سے موجود تھے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم نے اس کو فی الفور منور کر کے روشن کر دیا۔ اس نے آپ سے کوئی بحث نہیں کی کوئی نشان اور معجزہ نہ مانگا۔ معاً سن کر صرف اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ تو بول اٹھے کہ آپ گواہ رہیں میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

آپ اسلام کیلئے آدم ثانی تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اسلام کے لئے آدم قرار دیا ہے فرماتے ہیں "اللہ کی قسم آپ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے اور حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار کے مظہر اول تھے آپ نبی تو نہ تھے لیکن آپ میں نبیوں اور رسولوں کی قوتیں موجود تھیں۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص۱۶)

"اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق پر رحم فرمائے آپ نے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا مرتدوں کو قتل کیا اپنی نیکی کی وجہ سے قیامت تک دوسروں پر فوقیت لے گئے۔"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص۳۳)

مسیلمہ کذاب نے اباحتی رنگ میں لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ ایسے وقت میں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انسان خیال کر سکتا ہے کہ کس قدر مشکلات پیدا ہوئی ہونگی اگر وہ قوی دل نہ ہوتا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ اس کے رنگ میں نہ ہوتا تو بہت ہی مشکل پڑتی اور گھبرا جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن صدیق ؓ نبی کا ہمسایہ تھا۔ آپ کے اخلاق کا اثر ان پر پڑا ہوا تھا۔ اور دل نورِ یقین سے بھرا ہوا تھا اس لئے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اُن کی زندگی اسلام کی زندگی تھی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر کسی لمبی بحث کی حاجت ہی نہیں اُس زمانہ کے حالات پڑھ لو اور پھر جو اسلام کی خدمت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی ہے اس کا اندازہ کر لو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس اسلام کے لئے آدم ثانی ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلعم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوت ایمانی سے کل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا اسی طرح جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اور وعدہ کیا تھا کہ میں سچے خلیفہ پر امن کو قائم کروں گا۔ یہ پیشگوئی حضرت صدیق رضؓ کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان اور زمین نے عملی طور پر شہادت دے دی"

(الحکم ۱۷ رمئی ۱۹۰۵ء)

"وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہزارہا آدمی مرتد ہو گئے حالانکہ آپ کے زمانہ میں تکمیل شریعت ہو چکی تھی یہاں تک اس ارتداد کی نوبت پہنچی کہ صرف دو مسجدیں رہ گئیں جن میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ باقی کسی مسجد میں نماز ہی نہیں پڑھی جاتی تھی یہ وہی لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو قائم کیا اور وہ آدم ثانی ہوئے

میرے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت بڑا احسان اس امت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں چار جھوٹے پیغمبر ہو گئے۔ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہو گئے تھے اور ان کا نبی ان کے درمیان سے اٹھ گیا تھا۔ مگر ایسی مشکلات پر بھی اسلام اپنے مرکز پر قائم ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو بات بنی بنائی ملی تھی پھر وہ اس کو پھیلاتے گئے۔ یہاں تک کہ نواحِ عرب سے اسلام نکل کر شام و روم تک جا پہنچا اور یہ ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ والی مصیبت کسی نے نہیں دیکھی۔ نہ حضرت عمر رضؓ نے نہ حضرت عثمان نے اور نہ حضرت علی نے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرا باپ خلیفہ ہوا اور وہ لوگ مرتد ہو گئے تو میرے باپ پر اس قدر غم پڑا کہ اگر پہاڑ پر وہ غم پڑتا تو وہ زمین کے برابر ہو جاتا ایسی حالت میں حضرت ابوبکر رضؓ کا مقابلہ ہم کس سے کریں! اصل مشکلات اور مصائب کا زمانہ وہی تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیاب کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت کوئی فتنہ باقی نہ تھا حضرت عثمان رضؓ کو تو میں حضرت سلیمان رضؓ سے تشبیہ دیتا ہوں۔ ان کو بھی عمارات کا بڑا شوق تھا حضرت علی رضؓ کے وقت میں اندرونی فتنے ضرور تھے ایک طرف معاویہ رضؓ تھے اور دوسری طرف علی رضؓ اور ان فتنوں کے باعث مسلمانوں کے خون بہے چھ سال کے اندر اسلام کے لئے کوئی کارروائی نہیں ہوئی اسلام کے لئے تو عثمان رضؓ تک ہی ساری کارروائیاں ختم ہو گئیں پھر تو خانہ جنگی شروع ہو گئی"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء)

آپ نے اسلام کو استحکام بخشا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دشمنانِ اسلام نے اسلام کو مٹا دینا چاہا۔ وہ ایک عظیم سیلاب کی طرح اسلام کو اپنے احاطہ میں لینے کیلئے آگے بڑھے اندرونی دشمنوں نے بھی زور پکڑا اور قریب تھا کہ دشمن اپنی امیدوں میں کامیاب ہو جاتا، مگر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پہلا خلیفہ اور امام حضرت ابوبکر رضؓ کی صورت میں عطا فرمایا۔ آپ ان دشمنوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور اس وقت تک میدان میں ڈٹے رہے جب تک کہ دشمن نے شکست تسلیم نہ کر لی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں
"آپ رضؓ نے اسلام کو ایک ایسی دیوار کی طرح پایا جو شریروں کی شرانگیزی کی وجہ سے گرا چاہتی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے اُسے ایک ایسا مضبوط قلعہ بنا دیا جس کی دیواریں لوہے کی ہوں اور اس میں غلاموں کی مانند مطیع و فرمانبردار ایک لشکر جرار ہو پس غور کرو۔ کیا اس میں کوئی شک کی گنجائش ہے یا اس کی دوسرے گروہوں میں کوئی نظیر مل سکتی ہے۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص۱۷)

"وہ اس مردِ خدا نے اسلام کو اس بلاءِ عظیم سے نجات دی جس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا اور ایسے جور و ظلم سے نجات دی جو سیلاب کی طرح ساری دنیا میں پھیل گیا تھا اور اس نے انتہائی زہریلے اژدھا کا سر کاٹ کر رکھ دیا تھا اور اس نے امان قائم کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دروغ گو ناکام اور نامراد رہا"

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص۱۸)

خلافت اولیٰ کا زمانہ مصائب و آلام کا زمانہ تھا

اسلام کی خلافت اولیٰ کا زمانہ کس قدر خوف و مصائب کا زمانہ تھا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو اسلام اور مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے منافقوں کی کثیر تعداد مرتد ہو گئی اور مرتدوں کی زبانیں دراز ہو گئیں۔ بعض افترا پردازوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور بادیہ نشینوں کی ایک بڑی تعداد ان کی پیرو بن گئی حتیٰ کہ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور فاجر لوگ مل گئے۔ فتنوں نے جوش مارا مشکلات زیادہ ہو گئیں اور مصائب نے دور و نزدیک کا احاطہ کر لیا اور مسلمان شدید طور پر ہلائے گئے۔ اس وقت ہر فرد ابتلا اور آزمائش میں پڑ گیا اور خوفناک و صعبناک حالات پیدا ہو گئے مومن بے بس اور لاچار ہو گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا آگ کے چنگارے ان کے دل میں بھڑک اٹھے ہیں یا چھریوں سے ذبح کر دیئے گئے ہیں۔ وہ کبھی خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر آنسو بہاتے اور کبھی ان فتنوں پر جس کی آگ شدت سے بھڑک رہی تھی۔ امن کا کوئی نشان باقی نہیں رہا تھا فتنہ پرداز گندگی کے ڈھیر پر اُگے ہوئے سبزہ کی طرح غالب آ گئے تھے مومنوں کی گھبراہٹ اور خوف زیادہ ہو گیا تھا۔ ان کے دل دہشت اور خوف سے بھر گئے تھے۔ ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حاکم وقت اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ بنایا۔ ان حالات کی وجہ سے جو آپ نے دیکھے اور مرتدوں کافروں اور منافقوں کے حالات کی وجہ سے جو آپ نے مشاہدہ کئے آپ پر ہم و غم غالب آ گیا۔ آپ موسم بہار کی بارشوں کی مانند رویا کرتے۔ آپ کے آنسو چشموں کے پانیوں کی مانند بہنے لگتے اور آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے دعائیں مانگتے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کو خلیفہ بنایا اور امارت آپ کے سپرد کی تو آپ نے مجرد خلافت کی وجہ سے ہر طرف فتنوں کو موجیں مارتے دیکھا جھوٹے نبیوں، مرتدوں اور منافقوں کی بغاوت کو دیکھا۔ آپ پر اس طرح مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑ دل پر ٹوٹتے تو وہ گر جاتے اور ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ لیکن آپ کو نبیوں والا صبر عطا کیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آ گئی جھوٹے مدعیانِ نبوت قتل ہو گئے، مرتد ہلاک ہو گئے۔ فتنے زائل ہو گئے اور مصائب دور ہو گئے۔ اور امر خلافت مستحکم اور مضبوط ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آفات و مصائب سے نجات دی۔ ان کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دیا۔ ان کے لئے ان کے دین کو تمکنت عطا ہوئی اور ایک عالم کو حق پر قائم کر دیا مفسد روسیاہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے برگزیدہ بندہ حضرت صدیق رضؓ کی مدد فرمائی اور طاغوت اور سرکش لوگوں کو ہلاک کر دیا اور کفار کے دلوں پر رعب طاری کر دیا۔ پس وہ شکست کھا گئے۔ وہ اسلام کی طرف لوٹ آئے اور انہوں نے توبہ کر لی۔ اور یہی خدائے قہار کا وعدہ تھا جو سب سچوں سے بڑھ کر سچا ہے۔ اب دیکھو وعدۂ خلافت اپنے تمام لوازمات اور علامات کے ساتھ حضرت ابوبکر رضؓ کی ذات میں پورا ہوا اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سینہ کو اس حقیقت کے قبول کرنے کے لئے کھول دے

(ترجمہ از عربی) سر الخلافہ ص ۱۵ تا ۱۶

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"خلفاء راشدین ..... کی ایذا دہی خدا تعالیٰ کی ایذا دہی کے مترادف ہے جو شخص ان کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتا۔ اور غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا بلکہ ہر قسم کی ظلم و تعدی ان کے حق میں روا رکھتا ہے۔ وہ اپنی جان پر ظلم کرتا اور خدا سے دشمنی کرتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نایاب و بے بہا گوہر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے۔ . . . قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے جس کی تہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۳)

قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر ہی یہ گوہر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان اسی غرض کو پورا کرتے ہیں۔ ان میں شریک ہو کر فائدہ اٹھائیے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کے ایام

یہ ایام جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیب کئے ہیں کسی خوش بخت کو ہی نصیب ہوا کرتے ہیں۔ بنی نوع انسان کی حقیقی خدمت اور کام کرنے کے دراصل ایسے ہی دن ہوا کرتے ہیں۔ لہذا امید کی جاتی ہے کہ جملہ زعماء کرام انصار اللہ قیادت ایثار کے لائحہ عمل کی روشنی میں بنی نوع انسان کی بلا مذہب و ملت زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے لئے غور و فکر کرتے رہیں گے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۱۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ ملتان
۲۔ " " " ساہیوال
میں داخلے کے نوٹس

ملتان میں سہ سالہ کورس برائے کیمیکل/ الیکٹریکل/ مکینیکل انجینئرز کے لئے درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱؍ اگست ۱۹۷۴ء ہے۔
ساہیوال میں سہ سالہ کورس برائے کیمیکل ٹیکنالوجی/ الیکٹریکل ٹیکنالوجی کیلئے درخواستیں ۱۶؍ ستمبر ۱۹۷۴ء تک بھجوا دی جائیں۔
جملہ کوائف و شرائط کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۸؍۸؍۷۴ ص ۴

(ناظر تعلیم)

دعائے نعم البدل

میرا پوتا فتح احمد بعمر ۱۳ ماہ جو میرے بیٹے سعید احمد ڈسپنسر انچارج میڈیکل ڈسپنسری ڈھورو نارو تھرپارکر سندھ کا دوسرا بچہ تھا۔ مورخہ ۱۳؍ اگست ۱۹۷۴ء کو گردن توڑ بخار میں مبتلا ہوا۔ اسی دن علاج کے لئے میرپور خاص لے گئے راستہ میں ہی اس کی وفات ہو گئی۔
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○
وہاں سے گوٹھ احمدیہ پتھورو میں لیجا کر ۱۴؍۸؍۷۴ کو تدفین عمل میں آئی۔

بزرگان سلسلہ نیز احباب جماعت احمدیہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطاء فرمائے۔

خادم سلسلہ فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید
ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ یکم ستمبر کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ یکم ستمبر بروز اتوار ۸ بجے صبح ہوگا جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اس لئے ایسے طلباء جن کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اور انہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت اسلام کے خواہشمند ہیں وہ یکم ستمبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار ۸ بجے صبح انٹرویو کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید میں تشریف لے آئیں۔ اور آنے سے پہلے دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کو فارم وقف زندگی اور فارم داخلہ جامعہ احمدیہ پُر کرنے کے لئے بھجوایا جاسکے۔ اور ان کے آنے سے پہلے ان کے وقف اور داخلہ کی کارروائی مکمل کی جاسکے۔

نوٹ:۔ جن امیدواروں کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں ان کو فارم داخلہ جامعہ احمدیہ پُر کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ امۃ الباسط صباء کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم نور الحق خان ولد مبارک علی سلطان بخش صاحب مرحوم ملازم BOAC ساؤتھ آل انگلستان بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے مورخہ ۸؍ اگست ۱۹۷۴ء کو مسجد نصرت ربوہ میں بعد نماز مغرب فرمایا۔
بزرگان کرام و جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(سردار بشیر احمد انجینئر ۸/۱۸ دار الصدر ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے بھتیجے چوہدری محمد ابراہیم ساکن تخت بھائی ضلع مردان کی اہلیہ عزیزہ سعیدہ بیگم لمبے عرصہ سے ایک پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہے۔ ہر قسم کا علاج کیا گیا مگر افاقہ نہیں ہوا مریضہ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد اسماعیل دیالگڑھی ربوہ)

حقیقت نماز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے!

۶۲۸۲۷۵۴ سگنل مین عبد الستار ولد عبید الرحمان صاحب ساکن دار الصدر الف ربوہ کا موجودہ پتہ بسلسلہ ادائیگی بقایاجات درکار ہے۔
اگر عبد الستار صاحب یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو خاکسار سے جلد رابطہ قائم کریں۔

سلطان احمد پیر کوٹی
دفتر ایڈیٹر الفضل۔ ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے دن مجھے افقِ سماء پر نظر آ رہے ہیں

یہ سُورج انشاء اللہ طلوع ہوگا اور بہت جلد نصف النہار پر پہنچے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ جولائی ۱۹۷۰ء میں دُنیا بھر میں رُونما ہونے والے غلبۂ اسلام کے آثار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ جو ہماری نوجوان نسل ہے اس کو اپنے جماعتی کاموں میں شامل کرو تاکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول میں شامل ہوں۔ ان کو پتہ لگے کہ قربانیاں ہیں کیا چیز؟ دُنیا ہے کیا چیز؟ دُنیا کے ہوتے ہوئے ہمیں ڈرا نہیں سکتے۔ کب اور کس نے یہ توفیق پائی کہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف جماعتِ احمدیہ کو ہلاک کر دے؟ کسی نے بھی یہ توفیق نہیں پائی۔ اسّی سال سے دُنیا اکٹھی ہو کر ہمیں مٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ میں نے افریقہ والوں سے بھی یہ کہا اور وہ یہ سُن کر بڑے خوش ہوئے کہ اسّی سال سے ساری دُنیا کی طاقتیں اکٹھی ہو کر اس ایک آواز کو خاموش کرنے کے پیچھے لگی ہوئی ہیں جو یکہ و تنہا تھی۔ جب وہ آواز اُٹھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لیکن دُنیا اسے خاموش نہیں کر سکی۔ منادی آوازیں اسی آواز کی بازگشت ہیں جو میں سُن رہا ہوں اس لئے میں خوش ہوں۔ پس ایسا کبھی نہیں ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے کہ وہ آواز خاموش کرا دی جائے لیکن جو فرداً فرداً اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں وہ ہماری YOUNGER GENERATION (ینگر جنریشن) یعنی نوجوانوں کو معلوم ہونے چاہئیں کہ اس میں کیا لذت اور کیا سرور اور کیا مزہ ہے؟ تاکہ وہ ساری دنیا سے بے پرواہ ہو کر اور بے خوف ہو کر قربانیوں اور ایثار کے میدان میں آگے آئیں اور وہ کام انجام پائے جو مشروط طور پر ہوتا ہے کہ تم قربانی دو گے تو انعام ملے گا۔ ورنہ قرآن کہتا ہے کہ اللہ ایک اور قوم کو لائے گا جو ان نعمتوں کی وارث بنے گی۔ پس جو نعمتیں ایک عام اندازہ کے مطابق اس رنگ میں اور اس شان کے ساتھ آج سے ۲۰ سال بعد ہمیں ملنی ہیں وہ نوجوانوں کی جوانی کے جوش اور قربانی اور ایثار کے نتیجہ میں ۲۰ سال کی بجائے دس سال کے بعد مل جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور عقل اور ذمہ داری کا احساس دے اور دعا کی توفیق دے اور بے نفس اپنی جانوں کو اس کے حضور پیش کرنے کی طاقت دے۔ اور جو چھوٹی سی قربانیاں تھوڑی تھوڑی سی ہم پیش کر رہے ہیں ان کو وہ قبول کرے اور اپنی بشارتوں کے مطابق ان کے نتائج نکالے۔ ان قربانیوں کے نتائج ان قربانیوں کے حجم کے مطابق نہ ہوں بلکہ ان بشارتوں کے مطابق ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدائے قادر و توانا سے ہم نے پائی ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ میری طبیعت پر یہ اثر ہے۔ لندن میں بھی میں نے کہا تھا اور یہ کہہ کر محسوس ہو گیا تھا۔ میں سوچتا ہوں تو میرے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے ع

گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

غلبۂ اسلام کے دن مجھے HORIZON (افق) پر نظر آ رہے ہیں۔ یہ سُورج انشاء اللہ طلوع ہوگا اور نصف النہار پر پہنچے گا اور بہت جلدی پہنچے گا لیکن اس سورج کی تپش کے ذریعہ سے گناہ کی خنکی سے بچنے کے سامان اللہ تعالیٰ پیدا کرے تبھی ہمیں فائدہ ہے۔ اور جو توانائی اس مادی دُنیا کو سُورج کی شعاعیں دے رہی ہیں روحانی سُورج کی شعاعیں ہماری روحانی دُنیا میں ہمیں ان فیوض کا اہل پائیں اور ہمیں وہ اتنی ملیں اتنی ملیں کہ ہم حقیقتاً اور واقعہ میں صحابہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہو جائیں جیسا کہ ہمیں وعدہ دیا گیا ہے۔"

(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء ص۳، ص۱۱)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل سر میں چکر آنے کی وجہ سے گر گئیں اور کلائی پر چوٹ آئی۔ نیز سر میں درد کی تکلیف ہے اور طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۴۵

بے بی شو

سوشل ورک سوسائٹی جامعہ نصرت ربوہ پبلک ورکس پروگرام کے تحت جامعہ نصرت میں مورخہ ۲۵ اگست شام ۵ بجے بے بی شو منعقد کر رہی ہے۔ اس تقریب میں مکرمہ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ مہمانِ خصوصی ہوں گی۔

اس مقابلہ میں چھ ماہ سے تین سال تک کی عمر کے صحتمند بچے شریک ہو سکتے ہیں۔ ماؤں سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ہمراہ وقتِ مقررہ پر تشریف لائیں۔ مقابلہ جیتنے والے بچوں کو انعامات دئے جائیں گے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے بچوں کے نام ۲۵ اگست صبح دس بجے تک دفتر جامعہ نصرت میں نوٹ کروائیں۔

سوشل ورک سوسائٹی
جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلانِ داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ائیر تھیوری ائیر کا داخلہ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۷۴ء سے شروع ہے۔

معیارِ داخلہ:- میٹرک یا ایف۔ اے پاس

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج۔ ربوہ)

تشخیص بجٹ سال ۱۳۵۳-۵۴ ہش مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۷۴-۷۵ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو مرکز کی طرف سے فارم تشخیص بجٹ برائے ۱۳۵۳-۵۴ ہش مطابق ۱۹۷۴-۷۵ء بھجوائے جا چکے ہیں۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کا بجٹ تشخیص کر کے زیادہ سے زیادہ ۳۱ اگست تک مرکز کو ارسال فرمائیں۔

فارم کم تعداد میں چھپوائے گئے ہیں۔ ضرورت کے مطابق سادہ کاغذ استعمال کریں۔

(مُہتمم مالی مجلس خدام الاحمدیہ)